اللباب فی علوم الکتاب کا منہج واسلوب-خصائص وامتیازات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Methodology and Characteristics of Al-Lubaab Fi Uloom al-Kitaab

Mahnoor Saif
Lecturer, Lahore College for Women University Lahore:
mahnoorsaif32@gmail.com

Ahsan Mahmood
Lecturer, Federal Medical College, Islamabad:
ahsanmahmood893@gmail.com

Abstract:
The Quran is a unique and divine revelation, bestowed by Allah to Prophet Muhammad ﷺ. The Prophet himself was the first interpreter of the Quran, as Allah commanded him not only to receive the revelation but also to explain its teachings to the people. Following the Prophet, the companions (Sahaba) undertook this mission of learning and disseminating the Quranic knowledge. The subsequent generation, known as the Tabie'en, continued this noble task effectively, forming a continued chain of Quranic scholarship. This ongoing tradition gave rise to an extensive body of knowledge on the interpretation of the Quran. Among the noteworthy works is "Al-Lubaab fi Uloom al Kitab" by Ibn Adin Hanbali, a significant book primarily focusing on the exegesis of the Quran and its related sciences. This important book, "Al-Lubaab," has a unique way of interpreting the Quran. It uses Tafseer bil Mathur, which means explaining the Quran using other Quranic verses and also interpretation by Hadith, statements of the Sahaba, and Tabie'en. The author, also discusses the context of revelation (Shan e Nuzool), grammatical details concerning Sarf

and Nahv, fiqhi discussions, and addresses misinterpretations done by other people regarding tafseer. Al-Lubaab is a comprehensive, standing out as a rich source of knowledge about the Quran. It connects different sources of Islamic knowledge, making it valuable. The book encourages further exploration and research, making it a guide for a deeper understanding of the Quran Additionally, there is much need for further scholarly research on "Al-Lubaab fi Uloom al Kitab." This would enable a more profound exploration of the knowledge pertaining to Quranic exegesis.

Keywords: *Al-Lubaab, Tafseer, Ibne Adil Hanbali, Exegesis, Quran, Tafseer bil Mathur*

اللہ رب العزت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنایا اور تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی کتاب عطا کی گئی جو موجود و غیر موجود، حاضر و غائب، تمام کے لئے ہدایت کا سامان اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ یعنی موجودہ زمانہ ہو، گزرا ہوا یا آنے والا تمام لوگ اس سے رہنمائی پاتے رہیں گے۔ اور علم و ہدایت کی تشنگی بجھانے کے لئے یہ کتاب کافی شافی ہے۔ کتاب کی تعلیم و تبیین کی ذمہ داری اللہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب ہونے والے صحابہ کرام کہلائے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیاں قرآن کا عملی نمونہ بن گئیں وہ قرآن میں حقیقی معنوں میں غوطہ زن ہوئے اور امت کی تربیت کا کام سرانجام دیتے رہے۔ صحابہ کرام کے دور میں تین تفسیری مراکز بہت مشہور ہوئے۔ مکہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، مدینہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، کوفہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مرکز تفسیر اس دور میں تفسیری رجحانات کی اساس ہے۔ صحابہ کرام سے علم حاصل کرنے والے نفوس تابعین کہلائے۔ جن میں مجاہد، عکرمہ، عطاء بن ابی رباح، سعید بن جبیر، حسن بصری، ابو العالیہ، ضحاک، رحمتہ اللہ علیہم بہت ممتاز ہیں۔ اس دور کے بعد عصر تدوین کے دور کا آغاز ہوا اس مرحلے پر تفسیری اقوال و روایات کو احادیث نبوی سے علیحدہ کیا گیا اس دور کی تفاسیر میں تفسیر کے ذیل میں وہ اقوال موجود رہے جو سند انبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ و تابعین، سے منقول تھے۔ یعنی اس دور کی تفاسیر کا دائرہ کار زیادہ تر تفسیر بالماثور تک محدود رہا۔ اس میں ابن ماجہ، ابن جریر طبری، ابن ابی حاتم، امام حاکم، اور دیگر اکابرین محدثین نے حصہ لیا۔ عصر تدین کے بعد جس دور کا آغاز ہوا اس میں عقلی، نحوی، تاریخی، کلامی، فرقہ وارانہ غرضیکہ ہر قسم کی تفسیر لکھی گئی۔ ہر فرقے نے تفسیر میں اپنے فرقے کے عقائد ورجحانات کو شامل کیا۔ مختلف فنون کے ماہرین نے تفسیر میں اس فنون کی مثالیں اور وضاحتیں پیش کیں۔ لہذا

تفاسیر کی درجہ بندی کی گئی کچھ تفاسیر کو تفسیر بالماثور کے تحت رکھا گیا، کچھ کو تفسیر بالرائے کے تحت اور کچھ تفاسیر کو مبتدعین (دین میں نئے فرقے) کی تفاسیر قرار دیا گیا۔

بہت سی تفاسیر لکھے جانے کے باوجود آج تک اس اعجازی کتاب کے نئے نئے پہلو سامنے آرہے ہیں جنہیں ہر زمانے کے مفسرین اپنی اپنی تفاسیر میں بیان کرتے رہے ہیں۔ لیکن بہترین تفسیر وہی ہے جس میں قرآن کی شرح میں تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالاحادیث اور تفسیر القرآن باقوال الصحابہ کو مقدم رکھا جائے۔ یہ وہ صاف وشفاف چشمے ہیں جن میں قطعیت کا پہلو قوی ونمایاں ہے جبکہ باقی رجحانات میں ظنی تعبیر کا پہلو نمایاں ہے۔

زیر نظر تفسیر "اللباب في علوم الكتاب" امام ابن عادل حنبلیؒ کی ایک ضخیم تفسیر ہے جو بیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کو لکھنے کا مقصد امام صاحب یہ بیان فرماتے ہیں: یہ ایسی کتاب ہے جس میں علوم القرآن پر علماء کے اقوال کو جمع کرلیا ہے اور میں نے اس کتاب کا نام اللباب فی علوم الکتاب رکھا ہے ۔

مفسر نے اپنی کتاب کو ایک عظیم خزانہ بنادیا ہے جس کی ہر آیت کے تحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور علماء کے اقوال کا ذخیرہ موجود ہے امام ابن عادل حنبلی کے حالات زندگی گوشہ تاریکی میں ہیں البتہ آپ نے اپنی تفسیر 880 میں مکمل کی جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ 880ھ تک حیات تھے۔

تفسیر کے اس علمی زخیرے پر تحقیق کا بہت سا کام ہو چکا ہے۔ مذکورہ تفسیر بالماثور کی فہرست میں اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے امام ابن عادل نے اپنے تفسیری مجموعے میں سلف صالحین کے اقوال کو جمع کر کے امت کے لئے بیش قیمت توشہ علم فراہم کیا ہے۔ لیکن تفسیر میں بہت سی جگہوں پر کلامی مباحث اور تاویلی منہج بھی نمایاں ہے۔

نام ونسب:

امام ابن عادل کا نام تاریخ واعلام کی کتب میں یوں درج ہے: سراج الدين ابن عادل ابی حفص عمر بن علی بن عادل الحنبلی الدمشقی النعمانی[1]۔ سراج الدین لقب، ابو حفص کنیت، عمر بن علی نام ہے۔ ابن عادل کے

---

[1] حاجی خلیفہ، مصطفی بن عبد اللہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، مکتبہ المثنی بغداد، س ن، ج:2، ص:1543
Haji Khalifa, Mustafa bin Abdullah, Kashf al-Zunun an Asami al-Kutub wal Funun, Maktaba al-Muthanna, Baghdad, Vol: 2, Page: 1543.

نام سے مشہور ہیں، حنبلی مکتبہ فکر سے تعلق ہے اور دمشق کی طرف ان کی نسبت ہے۔النعمانی نون کے ضمہ کے ساتھ، بغداد اور واسط کے درمیان ایک شہر ہے المعجم البلدان کے مطابق:

بالضم النون، بليدة واسط و بغداد فی نصف الطريق[2]

جبکہ حنبلی مذہب کی نسبت امام احمد بن حنبل کی طرف کی جاتی ہے۔ الحنبيل الی مذهب احمد بن حنبل[3]

امام ابن عادل کے حالات زندگی کے متعلق کتب اعلام میں تفصیل نہیں ملتی یہاں تک کہ ان کی تاریخ پیدائش و وفات کے متعلق بھی کتب تاریخ خاموش ہیں۔ معجم المؤلفین کے مصنف لکھتے ہیں: عمر بن عادل (كان حای 879هـ) (1475م) فرغ من تاليفه فی رمضان سنة 879هـ[4] عمر بن عادل 879ھ تک حیات تھے آپ نے اپنی تالیف رمضان 879ھ میں مکمل کی۔ جبکہ کشف الظنون کے مصنف ان کی تاریخ پیدائش کے بارے میں خاموش ہیں۔[5]

تصانیف:

امام ابن عادل کی دو تصانیف ہم تک پہنچی ہیں۔اللباب فی علوم الكتاب، حاشيه على المحرر فی الفقه الحنبلی، الشيخ الاسلام مجد الدين عبدالسلام ابن تيمية-

اللباب فی علوم الکتاب:

---

[2] یاقوت بن عبداللہ الرومی الحموی، شہاب الدین ابو عبداللہ، المعجم البلدان، دار صادر بیروت، 1995ء، ج:2، ص:463

Yaqut bin Abdullah al-Rumi al-Hamawi, Shihab al-Din Abu Abdullah, Al-Mu'jam al-Buldan, Dar Sader Beirut, 1995, Vol: 2, Page: 463.

[3] الجزری عزالدین ابن الاثیر، اللباب فی تہذیب الانساب، مکتبہ المثنی، بغداد ج:1، ص:7008

Al-Jazari Azaddin Ibn al-Athir, Al-Lubab fi Tadhkirat al-Ansab, Maktaba al-Muthanna, Baghdad, Vol: 1, Page: 7008.

[4] جلال الدین سیوطی، عبدالرحمن بن ابو بکر، لب اللباب فی تحریر الانساب، دار صادر بیروت، س ن، ج:1، ص:84

Jalal al-Din Suyuti, Abdul Rahman bin Abu Bakr, Lub al-Lubab fi Tahrir al-Ansab, Dar Sader Beirut, Year not mentioned, Vol: 1, Page: 84.

[5] کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، ج:2، ص:1543

Kashf al-Zunun an Asami al-Kutub wal Funun, Vol: 2, Page: 1543.

اللباب فی علوم الکتاب تفسیر پر لکھی گئی ایک ضخیم کتاب ہے۔ابن عادل حنبلی کا اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ بیان فرمایا ہے:

یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں میں نے علماء کے اقوال کو جمع کر لیا ہے اور میں نے اس کا نام اللباب فی علوم الکتاب رکھا ہے۔کتاب کی جلدوں کے متعلق صاحب کشف الظنون فرماتے ہیں: اللباب فی علوم الکتاب فی ست مجلدات و هو تفسير مشهور[6]

کتاب پر تحقیق مکمل ہو چکی ہے موجودہ نسخہ بیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

قدیم نسخوں کی تفصیل:

تفسیر کے چودہ نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں جن کو سامنے رکھ کر جدید مطبوعہ نسخے کی طباعت کی گئی ہے۔ایک نسخہ مکتبۃ الظاہریۃ میں موجود ہے جو کہ اب مکتبۃ الاسد کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس میں کوئی نقص نہیں یہ وہاں 392 نمبر کے تحت موجود ہے۔بارہ نسخے دارالکتب المصریۃ میں مختلف نمبروں کے ساتھ موجود ہیں۔ایک نسخہ مکتبۃ المدنیۃ میں محفوظ ہے۔[7]

تفسیر پر تحقیق:

محمد سعد رمضان سورۃ مریم کی آیت نمبر 59 سے سورۃ القصص کے اختتام تک تحقیق کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔محمد المتولی الدسوقی نے سورۃ العنکبوت سے سورۃ القمر تک تحقیق کی اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔الشیخ عادل احمد عبدالموجود اور الشیخ علی محمد معوض نے ان دو اساتذہ محمد سعد رمضان اور محمد المتولی الدسوقی کی زیر نگرانی تفسیر پر

---

[6] کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، ج:2، ص:1543

Kashf al-Zunun an Asami al-Kutub wal Funun, Vol: 2, Page: 1543.

[7] ابن عادل الحنبلی، ابو حفص عمر بن علی، اللباب فی علوم الکتاب، دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان، 1998ء، ج:1، ص:72

Ibn Adil al-Hanbali, Abu Hafs Omar bin Ali, Al-Lubab fi Ulum al-Kitab, Dar al-Kutub al-Ilmiyya Beirut-Lebanon, 1998, Vol: 1, Page: 72.

موجود تمام تحقیقی کام کو جمع کیا اور یوں یہ تفسیر 1998ء، 1419ھ میں دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سے شائع ہوئی۔ موجودہ تفسیر بیس جلدوں میں موجود ہے۔[8]

تفسیر کے اوپر یوں درج ہے:

تحقيق و تعليق: الشيخ عادل احمد عبدالوجود، الشيخ على محمد معوض شارک فی تحقيقه برسالة الجامعية: الدكتور محمد سعد رمضان حسن، الدكتور محمد المتولى الدسوقى حرب۔

کتاب پر سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

1 - منهج ابن عادل الحنبلي في تفسيره للقرآن الكريم : اللباب في علوم الكتاب اس نام سے ایم فل کا ایک مقالہ الجامعة الاردنية كلية الدراسات العلياء میں 547982 نمبر کے تحت موجود ہے۔ کل صفحات 332 ہیں۔ مقالہ نگار عثمان محمود علی عثمان ہیں۔ یہ مقال 2002ء میں پیش کیا گیا۔[9]

2- مقالہ "منهج ابن عادل في تفسيره اللباب في علوم الكتاب و تحقيق سورة الفاتحه " جامعۃ السعود یونیورسٹی میں 130504 نمبر کے تحت موجود ہے۔ مقالہ نگار مناع بن محمد القرنی ہیں۔ نشر ہونے کی تاریخ 1994ء ہے۔

3- مضمون ابن عادل و تفسيره اللباب في علوم الكتاب مصنف: محمد بن عبد الرحمن الشائع یہ مضمون مجلۃ جامعۃ الامام محمد بن سعود اسلامیہ: مجلہ علمیہ محکمہ میں نومبر 1996ء کو شائع ہوا۔

4 ۔اثر السياق في توجيه المعنى بين ابن عادل الحنبلى و محمد الشنقيطى، یہ مقالہ 2012ء میں پیش کیا گیا۔ 557 صفحات پر مشتمل یہ مقالہ ابراھیم بن ھادی المبارکی نے پیش کیا۔

5- مباحث علم البيان في تفسير اللباب في علوم الكتاب لابن عادل الحنبلى یہ مقالہ محمد بن فلاح العازمی نے 2014ء میں پیش کیا۔

ان مقالات کی مزید تفصیل مکتبۃ الملک فھد الوطنیہ کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔[10]

---

[8] اللباب فی علوم الکتاب، ج:1، ص:72

Al-Lubab fi Ulum al-Kitab, Vol: 1, Page: 72.

[9] www.thesis.mandumah.com

[10] http://ecat.kfnl.gov

6-ایک مقالہ آراء ابن عادل العقدية في تفسيره اللباب في علوم الكتاب" کے نام سے الجامعۃ الاردنیہ میں 1982ء میں پیش ہوا مقالہ نگار حسنی عودۃ القرارعہ ہیں۔

7- مقالہ "اتجاهات التفسير عند ابن عادل في تفسيره اللباب في علوم الكتاب "جمال عبد العزیز علی بن عبد العزیز نے جامعۃ المنیا کلیۃ الدراسات العربیہ میں پیش کیا اور انہیں اس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا گیا۔ 1998ء میں پیش کیا گیا۔260 صفحات پر مشتمل ہے۔[11]

مقالہ "حل مشکلات القرآن میں صاحب اللباب فی علوم الکتاب (ابن عادل) کا منہج (سورۃ البقرۃ کا اختصاصی جائزہ)" برائے ایم فل علوم اسلامیہ شیخ زید اسلامک سنٹر کی لائبریری میں 8-236 639 اس نمبر کے تحت موجود ہے۔ مقالہ نگار سعدیہ سعید اور مقالہ نگران ڈاکٹر حافظ عبد الباسط خان ہیں۔

کتاب کا اسلوب:

1- امام ابن عادل حنبلی نے کتاب کے آغاز میں کوئی مقدمہ تحریر نہیں کیا۔ کتاب کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرنے کے بعد خطبہ مسنونہ ذکر کرتے ہیں اور پھر کتاب کا مقصد دو سطروں میں بیان کرتے ہیں۔

فهذا كتاب جمعت من اقوال العلماء في علوم القرآن وسميته اللباب في علوم الكتاب ومن الله اسال العون و بلوغ الأمل والعصمة من الخطاء والزلل -[12]

اس کے بعد الاستعاذہ کے عنوان کے تحت بحث لاتے ہیں۔ سب سے پہلے قرآن سے استشہاد کرتے ہوئے سورۃ النحل کی آیت إذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم لاتے ہیں۔ اور پھر مختلف احادیث سے استشہاد کرتے ہیں۔ سورۃ الفاتحہ کی تفسیر موجودہ تفسیری نسخے میں تقریبا 80 صفحات پر مشتمل ہے۔

2۔ ہر سورۃ کے آغاز میں سورۃ کا نام اس کے مکی و مدنی ہونے کا ذکر موجود ہے۔ سورۃ میں موجود کل کلمات اور حروف کی تعداد بھی درج کرتے ہیں۔ مثلا:

---

[11] http://main.eulc.edu.eg-v5/libraries/thesis

[12] اللباب فی علوم الکتاب، ج:1، ص79

Al-Lubab fi Ulum al-Kitab, Vol: 1, Page: 79.

سورة الشمس مكية وهي خمس عشرة آية و اربع و خمسون كلمه و مانتان و سبعون حرفا [13]
سورة الفاتحة الكتاب وهى مكية في قول الاكثرين وهي سبع آيات و تسع و عشرون كلمه ، و مانه و اثنان و اربعون حرفا[14]

3-اکثر مقامات پر قرات کے اختلاف سے آیت کی تفسیر کا آغاز کرتے ہیں۔

4۔اکثر مختلف فرقوں کے اقوال وعقائد کا ذکر کرتے ہیں، آخر میں اھل السنۃ والجماعت کا قول پیش کرتے ہیں۔بعض اوقات آیات کی تاویل کرتے ہیں۔

ہر سورۃ میں موضوع سے متعلق عنوانات قائم کرتے ہیں۔اور انہیں فصول کا نام دیتے ہیں۔پھر اس فصل کے تحت آیت کی تفسیر لاتے ہیں۔مثلا سورۃ الکافرون کو چھ فصول میں تقسیم کیا ہے۔[15] جبکہ سورۃ النصر کو گیارہ فصول میں تقسیم کیاہے۔ان فصول کے نام یوں ہیں

"فصل في كلام على (نصر)، فصل في الفرق بين النصر والفتح ، فصل في المراد بهذا النصر ، فصل في الكلام على لفظ الناس، فصل في المراد بدين الله، فصل في ايمان المقلد، فصل في معنى الآية فسبح بحمد ربك واستغفره، فصل في تفسير الآية فسبح بحمد ربك، فصل فى نزول السورة [16] "_

6۔ہر آیت کی علیحدہ علیحدہ تفسیر بیان نہیں فرماتے بلکہ ایک ہی جگہ کچھ آیات کو لکھ کر ان کے تحت آیات کی تفسیر بیان فرماتے ہیں۔اکثر یہ آیات ایک ہی مضمون پر مشتمل ہوتی ہیں۔مثلا سورۃ الرحمن میں 1 سے 13 آیات تحریر کر کے ان کی تفسیر لاتے ہیں۔ [17]

---

[13] ایضا،ج:2،ص: 354

Ibid,Vol:2, Page:354

[14] ایضا،ج:1،ص: 159

Ibid, Vol:1, Page:159

[15] اللباب،ج:20

Al-Lubab, Vol:20

[16] اللباب،ج20

Al-Lubab, Vol:20

[17] اللباب،ج:18ص:291

Al-Lubab, Vol: 18, Page: 291.

7۔ کسی آیت کی تفسیر کے دوران اگر مضمون پہلے گزر کیا ہو اور وہاں اس موضوع پر بحث مکمل ہو چکی ہو یا آگے کسی آیت کے تحت وہی مضمون آرہا ہو تو اس کی نشاندہی کر دیتے ہیں مثلا:

وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا[18] واعلم أن إثبات الولد الله كفر عظيم، وتقدم الكلام على ذلك في سورة الأنعام في قوله: (وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغير علم) وسيأتي تمامه - إن شاء الله تعالى - في سورة مريم :[19]

اللہ کے لئے اثبات الولد کفر عظیم ہے اس پر کلام سورۃ الانعام میں گزر چکا ہے اور ان شاء اللہ سورۃ مریم میں مزید بحث آئے گی۔

8- امام رازی اپنی کتاب میں زیادہ تر فخر الدین رازی سے روایات ذکر کرتے ہیں، ان کے اقوال تفسیر میں جابجا موجود ہیں۔ ان کو وہ ابن الخطیب کے نام سے ذکر کرتے ہیں۔[20]

اللباب کے خصائص وامتیازات:

امام ابن عادل نے اپنی کتاب میں خاص اسلوب اختیار کیا ہے۔ اس کتاب میں اسباب نزول کی بحثیں بھی موجود ہیں، آیت کے سبب نزول سے متعلق مختلف روایات، لغوی ونحوی مطالب، تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن با قوال الصحابہ، تفسیر القرآن با قوال التابعین و تبع تابعین، مبتدعین کے عقائد اور ان کا اہل سنت و الجماعت کے عقائد سے رد غرضیکہ تفسیر سے متعلق بہت سا علم اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تفصیلی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

تفسیر بالماثور کا مجموعہ:

---

[18] الکہف:4

Al-Kahf: 4

[19] اللباب، ج:12، ص:422

Al-Lubab, Vol: 12, Page: 422

[20] ایضا، ج:1، ص:85

Ibid, Vol:1, Page:85

تفسیر میں بہت سی جگہوں پر تفسیر بالماثور کو اختیار کیا گیا ہے۔

اللباب سے تفسیر القرآن بالقرآن کی مثالیں:

صاحب کتاب نے اپنی تفسیر میں جابجا کوشش کی ہے کہ قرآن کی تفسیر میں قرآن کی آیات ہی کو پیش کیا جائے۔ تفسیر میں ہر آیت کے تحت یہ مثالیں بکھری پڑی ہیں۔ چناچہ کتاب کے آغاز میں ہی جہاں تعوذ پڑھنے کا حکم بیان فرماتے ہیں وہی قرآن کی سورۃ النحل کی آیت سے دلیل لاتے ہیں۔

1- الاستفادة: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم.الموافقه قوله تعالى: فَٱسۡتَعِذۡ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ٩٨ [النحل: 198)[21] استعاذہ سے مراد ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرحیم۔ اللہ رب العزت کے اس قول کے مطابق: پس تم شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

2۔قوله: (ثُمَّ يَعۡرُجُ إِلَيۡهِ۔ لما بين الخلق بين الأمر كما قال تعالى: أَلَا لَهُ ٱلۡخَلۡقُ وَٱلۡأَمۡرُۗ [الأعراف: 54] بحكم الأمر، وينزل القضاء، والقدر من السماء إلى الأرض[22]

سورۃ سجدہ میں اللہ کا ارشاد ہے وہ آسمان سے زمین تک دنیا کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے اور اس کی تدبیر کی روداد او پر اس کے حضور جاتی ہے "اسی طرح اللہ تعالی سورۃ الاعراف میں فرماتے ہیں خبر دار رہو اس کی خلق ہے اور اس کا امر ہے۔ وہ امر کا حکم

دیتا ہے، قضاء نازل فرماتا ہے اور تقدیر کو آسمان سے زمین کی طرف نازل فرماتا ہے۔

اسی طرح سورۃ الکہف میں اللہ کا ارشاد ہے

تعریف اللہ کے لئے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور کتاب میں کوئی ٹیڑھ نہ رکھی یہاں عوجا کا معنی بیان کرنے کے لئے سورۃ النساء کی آیت بیان کرتے ہیں جس کے مطابق اگر قرآن غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو تم اس میں

---

[21] اللباب، ج:1، ص:79

Al-Lubab, Vol: 1, Page: 79.

[22] اللباب، ج:15 ، ص:175

Al-Lubab, Vol: 15, Page: 175

بہت سا اختلاف پاتے۔ المعنى: ولم يجعل له عوجاً (فتيا) ، أي مختلفا قال تعالى: وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِندِ غَيۡرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُواْ فِيهِ ٱخۡتِلَٰفٗا كَثِيرٗا ٨٢ [23]

اللہ تعالی قرآن کے بارے میں الاسراء میں فرماتے ہیں کہ اس نے اس میں ہر چیز کی تفصیل بیان کر دی ہے۔ امام ابن عادل تفصیل کے معنی کرتے ہیں کہ تمہارے دین و دنیا کے مصالح میں سے جو کچھ ضروری ہے وہ سب اللہ نے بیان کر دیا ہے۔ پھر اس آیت کے ذیل میں الانعام:38 اور النحل کی آیت 89 لاتے ہیں۔ جن کے مطابق ہم نے اس کتاب کے نوشتے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی (الانعام38)

اور یہ کتاب تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے۔ (النحل:89)

قال: اوكل شيء فصلنا الاسراء: 12 أي: فصلنا لكم كل ما تحتاجون إليه في مصالح دينكم ودنياكم، فهو كقوله: ما فرطنا في الكتاب من شيء) [الأنعام: 38] وقوله: (ونزلنا عليك الكتاب تبيانا لكل شيء [النحل:89)[24]

سورۃ المائدۃ میں اللہ رب العزت نے الانعام کا لفظ استعمال کیا ہے۔ الانعام کے لفظ کی تشریح کے بعد قرآن کی مختلف آیات سے انعام کے فوائد کا ذکر کرتے ہیں کرتے ہیں۔

أُحِلَّتۡ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلۡأَنۡعَٰمِ (المائدة: (01) والانعام هي الابل والبقر والغنم، قال تعالى: (و الانعام الخلقها لكم فيها دفء ومنافع) [النحل: 5] إلى قوله: (والخيل والبغال والحمير لتركبوها) [النحل: 8) وقال تعالى: (مما عملت ايدينا انعاما) (يس: 171 إلى قوله: (فمنها ركوبهم ومنها ياكلون) [يس: 72] وقال: (اومن الأنعام حمولة وفرشاً) [الأنعام: 142]

تفسیر القرآن بالحدیث:

قرآن کریم کی تفسیر میں جہاں کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث و سنت سے رہنمائی ملتی ہو انہیں بھی آیت کے ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

---

[23] اللباب، ج:18، ص:418

Al-Lubab, Vol: 18, Page: 418

[24] اللباب، ج:12، ص:224

Al-Lubab, Vol: 12, Page: 224

امام ابن عادل اپنی تفسیر میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی استشہاد کرتے ہیں۔ قرآن کی آیات کی تشریح میں قولی، فعلی، و تقریری احادیث بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ مثلاً کتاب کے آغاز میں تعوذ کی بحث میں رسول کریم صلی علم کا عمل پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں تین مرتبہ اللہ اکبر، تین مرتبہ الحمدللہ کثیر او سبحان اللہ بکرۃ واصیلا پڑھا کرتے اور پھر تعوذ پڑھتے۔

ما روى جبير بن مطعم ﷺ : أن النبي - ﷺ وشرف وكرم وبجل وعظم و فخم - حين الفتح الصلاة قال: " الله أكبر كبيرا، ثلاث مرات، والحمد لله كثيرا ثلاث مرات، وسبحان الله بكرة وأصيلا، ثلاث مرات، ثم قال: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه ".[25]

اسی طرح سورۃ واقعہ میں آیت نمبر 82-78 تک کی آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے صحیح مسلم میں موجود حدیث لاتے ہیں،في صحيح مسلم عن ابن عباس قال: «مطر الناس على عهد رسول الله ﷺ فقال النبي صلى الله عَلَيْهِ وسلم : أصبح من الناس شاكر ومنهم كافر .. فقال بعضهم: هذه رحمة الله وقال بعضهم : لقد صدق نوء كذا وكذا، قال: فنزلت هذه الآية: (فلا أقسم بمواقع النجوم) حتى بلغ وتجعلون رزقكم أنكم تكذبون ..[26]

تفسیر القرآن باقوال الصحابۃ:

صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست قرآن حاصل کیا وہ قرآن میں صحیح معنوں میں غور و فکر کرتے تھے۔ امام ابن عادل قرآن کی تفسیر میں اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ اگر کسی کے آیت کے ذیل

صحابی کا کوئی عمل معلوم ہو تو اس کا ذکر بھی کرتے ہیں

سورۃ الانسان کی آیت نمبر 01هَلۡ أَتَىٰ عَلَى ٱلۡإِنسَٰنِ حِينٞ مِّنَ ٱلدَّهۡرِ لَمۡ يَكُن شَيۡـٔٗا مَّذۡكُورًا کے ذیل میں فرماتے ہیں:

---

[25] اللباب، ج:7، ص:164

Al-Lubab, Vol: 7, Page: 164

[26] ایضا، ج:18، ص:441

Ibid, Vol:18, Page: 441

وقال أبو بكر الصديق - ﷺ - لما قرأ هذه الآية: ليتها تمت فلا نبتلى. وسمع عمر بن الخطاب - رضي الله عنه - رجلاً يقرأ: هل أتى على الإنسان حين من الدهر لم يكن شيئاً مذكوراً فقال: ليتنا تمت[27]

ابو بکر رضی اللہ عنہ جب یہ آیت تلاوت کرتے تو فرماتے کاش میں ختم ہو جاتا اور آزمایا نہ جاتا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا ایک آدمی یہ آیت تلاوت کر رہا تھا تو اس نے کہا کاش میں گزر چکا ہوتا۔ امام صاحب اس کی تفسیر میں یہ لکھتے ہیں یعنی حضرت آدم پر ایسا وقت بھی تھا جب وہ کوئی شے نہ تھے تمت سے یہ مراد ہے پس نہ پیدائش ہوتی اور نہ آزمائش ہوتی۔ سورۃ الرحمن میں **بحریان** کا معنی بیان کرنے کے لئے ابن عباس کا قول لاتے ہیں بحریان سے مراد ہے منازل میں حساب کے ساتھ چلتے ہیں نہ تو اس کے آگے بڑھتے ہیں اور نہ ہی اس سے پیچھے رہتے ہیں۔

قال ابن عباس وقتادة وأبو مالك: يجريان بحساب في منازل لا تعدوها ولا يحيدان عنها[28]

تفسیر القرآن باقوال التابعین والعلماء:

تفسیر القرآن میں جہاں تابعین کے اقوال سے استشہاد کی ضرورت پڑے وہاں تابعین کے اقوال ذکر کرتے ہیں اور دیگر علماء کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلا:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوۡفُواْ بِٱلۡعُقُودِۚ

"واختلفوا في هذه العقود، فقال ابن جريج: هذا خطاب لأهل الكتاب، يعني: يا أيها الذين آمنوا بالكتب المتقدمة أوفوا بالعهود، التي عهدتها عليكم في شأن محمد - عليه الصلاة والسلام وقال آخرون: هو عام. وقال قتادة: أراد بها الحلف الذي تعاقدوا عليه في الجاهلية. وقال ابن عباس: هي عهود الإيمان والقرآن قال ابن عباس: «أوفوا بالعقود أي بما أحل وبما حرم، وبما فرض، قاله مجاهد وغيره. وقال ابن شهاب الدين"[29]

---

[27] اللباب، ج:6، ص:20

Al-Lubab, Vol: 6, Page: 20

[28] اللباب، ج:18 ، ص:296

Al-Lubab, Vol: 18, Page: 296

[29] اللباب، ج:7، ص:168

Al-Lubab, Vol: 7, Page: 168

عقود کے معاملے میں علماء میں اختلاف ہے ابن جریج کے مطابق یہ اہل کتاب سے خطاب ہے۔ اور دوسروں نے کہا کہ یہ خطاب عام ہے۔ قتادہ کہتے ہیں اس سے مراد وہ حلف ہیں جو تم نے عہد جاہلیت میں باندھے ابن عباس کہتے ہیں یہاں ایمان و قرآن کے عقود مراد ہیں اور ابن عباس، مجاھد وغیرہ سے منقول ہے اس سے مراد ہے جو اللہ نے حرام کیا اور جو حلال کیا اور جو فرض کیا جبکہ ابن شھاب نے فرمایا اس سے مراد دین ہے۔

سورۃ البقرۃ میں آیت الکرسی میں ما بين ايديهم وما خلفهم کی تشریح کے لئے یوں اقوال نقل کرتے ہیں :قال مجاهد وعطاء والسدي: «ما بين أيديهم ما كان قبلهم من أمور الدنيا وما خلفهم ما يكون خلفهم من أمور الآخرة بعدهم.وقال الضحاك والكلبي: يعلم ما بين أيديهم يعني الآخرة؛ لأنهم يقدمون عليها. وما خلفهم يعني الدنيا: لأنهم يخلفونها وراء ظهورهم.وقال عطاء عن ابن عباس: «ما بين أيديهم من السماء إلى الأرض وما خلفهم يريد ما في الشموات۔وقال مقاتل: «مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ما كان قبل الملائكة. وما خلفهم، أي: ما كان بعد خلقهم. وقيل: «ما بين أيديهم ما قدموا من خير وشر وما خلفهم ما هم فاعلوه [30]

مجاھد، عطاء، سدی کے مطابق ما بين ايديهم سے مراد جو کچھ امور دنیا سے پہلے تھا اور وما خلفهم سے مراد جو کچھ امور الآخرۃ کے بعد ہو گا اس کا علم ہے۔ ضحاک اور کلبی کے مطابق یعلم ما بين ايديهم سے مراد آخرت اور وما خلفهم سے مراد دنیا ہے۔ جبکہ عطاء ابن عباس سے روایت کرتے ہیں اس سے مراد آسمان سے زمین کی طرف اور وما خلفهم سے مراد جو کچھ آسمان میں ہے۔ مقاتل کہتے ہیں اس سے مراد وہ ہے جو کچھ ملائکہ سے پہلے تھا اور جو ان کی تخلیق کے بعد ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ ما بين ايديهم سے مراد ہے جو تم خیر یا شر آگے بھیجو اور وما خلفهم سے مراد جو کرنے والے ہو۔

اشعار سے استشھاد:

صاحب لباب تفسیر میں جابجا عربی اشعار سے استشہاد کرتے ہیں۔ کبھی کسی آیت میں کسی لفظ کا معنی بتانے کے لئے بھی اشعار پیش کرتے ہیں۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيهم الله في ظلل من الغمام والملائكة [31]

یہاں منظرون کے معنی تنظرون بیان کرتے ہیں۔

---

[30] اللباب، ج:4، ص:320

Al-Lubab, Vol: 4, Page: 320

[31] البقرۃ:210

Al-Baqara: 210

فإنكما إن تنظراني ساعة ... من الدهر ينفعني لدى أم جناب "[32] یعنی یہاں نظر کے معنی آنکھوں سے دیکھنا نہیں بلکہ انتظار کرنا مراد ہے۔

سورت کا مکی و مدنی ہونا بیان کرنا:

سورت کے آغاز میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ سورت مکی ہے یا مدنی۔ اگر کسی سورت میں کچھ آیات مکی ہوں اور کچھ مدنی تو وہ بھی ذکر کر دیتے ہیں اگر کچھ خاص آیات کسی خاص موقع پر نازل ہوئی ہوں تو سورۃ کے آغاز میں اس کا تذکرہ بھی فرمادیتے

سورة البقرة مدنية مئتان و ستة و ثمانون آية نزلت في مدد شتى و قيل: هي أول سورة نزلت ب (المدينة) الا قول تعالى واتقوا يوما ترجعون فيها إلى الله (البقرة: (281) فانها آخر آية نزلت و نزلت يوم النحر في حجة الوداع ب (منى) و آيات الربا ايضا من اواخر ما نزل من القرآن [33]

اگر سورۃ کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہو تو اس کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلا

سورة الاعلى مكية في قول الجمهور و قال الضحاك مدنية و هي تسع عشرة آية[34]

اختلاف قرات کا ذکر:

امام ابن عادل آیت کی تفسیر کا آغاز اکثر اختلاف قرات سے کرتے ہیں۔ آیت میں موجود لفظ کی قرات پر بحث کرنے کے بعد لفظ کی یا آیت کی تشریح و تفسیر بیان کرتے ہیں مثلا سورۃ النور میں آیت میں موجود سورۃ لفظ کا اعراب یوں بیان کرتے ہیں

---

[32] اللباب، ج:3، ص:481

.Al-Lubab, Vol: 3, Page: 481

[33] ایضا، ج:1، ص:250

Ibid, Vol:1, Page:250

[34] ایضا، ج:20، ص:282

Ibid, Vol:20, Page:282

"(سورة أنزلناها وفرضناها)أحدها: أنها منصوبة بفعل مقدر غيرمفسر،أحدها: أنها منصوبة بفعل مقدر غيرمفسر،الثالث: أنها منصوبة على الإغراء،الرابع: أنها منصوبة على الحال من «ها» في «أنزلناها ".[35]

حروف مقطعات کا بیان:

امام ابن عادل اپنی کتاب میں حروف مقطعات کے بارے میں مختلف علماء کے اقوال ذکر کرتے ہیں جن علماء نے حروف کی تاویل کی ہے انکا بھی ذکر کرتے ہیں لیکن آخر قول یہی ہے کہ ان کا علم اللہ کے پاس ہے۔

"عن ابن عباس - ﷺ - قال: عجزت العلماء عن إدراكها، قال أبو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه: «في كل كتاب سر» و سر الله تعالى في القرآن اوائل السور۔"[36]

ابن عباس اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنھما کے مطابق یہ اللہ کی کتاب کے راز ہیں اور علماء ان کے معنیٰ کے ادراک سے عاجز آ گئے ہیں۔

اس کے بعد گیارہ اقوال ذکر کرتے ہیں جن میں حروف مقطعات کے نام متعین کرنے کا بیان ہے۔

"الأول: أنها أسماء السور، وهو قول أكثر المتكلمين، واختيار الخليل وسيبويه رحمهما الله تعالى. الثاني: أنها أسماء الله تعالى روي عن علي - رضي الله تعالى عنه - أنه كان يقول: يا حم عسق.الثالث: أنها أبعاض أسماء الله تعالى. قال سعيد بن جبير رحمه الله: قوله: الر،حم، ونون مجموعها هو اسم الرحمن، ولكنا لا تقدر على كيفية تركيبها في البواقي"[37]

اکثر متکلمین کے نزدیک یہ سورتوں کے اسماء ہیں، کچھ کے نزدیک یہ اسماء باری تعالی ہیں۔سورۃ یس میں حروف مقطعات کے تحت لکھتے ہیں: بعض سورتوں کے آغاز میں دو اور بعض کے آغاز میں زیادہ حروف مقطعات ہیں لیکن اس میں کیا پوشیدہ ہے یہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔[38]

---

[35] اللباب، ج:14، ص:275

Al-Lubab, Vol: 14, Page: 275

[36] اللباب، ج:1، ص:255

Al-Lubab, Vol: 1, Page: 255

[37] للباب، ج:1، ص:255

al-Lubab, Vol: 1, Page: 255

[38] ایضا، ج:16 ، ص:166

ibid, Vol: 16, Page: 166

شان نزول کا ذکر:

امام عادل آیات کا شان نزول بھی بیان کرتے ہیں۔ بہت سی آیات کے آغاز میں ان کا شان نزول درج ہے۔ سورۃ الاحزاب میں آیات حجاب کا شان نزول بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت زینب رضی اللہ عنھا کے ولیمہ کے وقت نازل ہوئی۔

"يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبي الآية قال أكثر المفسرين نزلت هذه الآية في شأن وليمة زينب حين بني بها رسول الله - ﷺ - لما روى ابن شهاب قال: أخبرني أنس بن مالك أنه كان ابن عشر سنين فقدم رسول الله - صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم" -

اسی طرح سورۃ واقعہ میں آیت نمبر 82-78 تک کی آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے صحیح مسلم میں موجود حدیث لاتے ہیں: في صحيح مسلم» عن ابن عباس قال: «مطر الناس على عهد رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم فقال النبي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم :أصبح من الناس شاكر ومنهم كافر . فقال بعضهم: هذه رحمة الله ؛ وقال بعضهم: لقد صدق نوء كذا وكذا. قال: فنزلت هذه الآية: (فلا أقسم بمواقع النجوم) حتى بلغ و تَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ [39]

نسخ فی القرآن کا ذکر:

نسخ فی الآیات کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ آیت کے منسوخ یا ناسخ ہونے میں اختلاف ہو تو اختلاف کا تذکرہ بھی کر دیتے ہیں مثلا وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ الله الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ[40]

وقال ابن عباس وعمر بن عبد العزيز، ومجاهد - رضي الله عنهم - هذه الآية محكمة غير منسوخة[41]

---

[39] اللباب، ج:18، ص:441

Al-Lubab, Vol: 18, Page: 441

[40] البقرۃ:190

Al-Baqara: 190

[41] اللباب، ج:6، ص:420

Al-Lubab, Vol: 6, Page: 420

سورۃ النساء کی آیت نمبر 15 میں زنا کی سزا گھروں میں قید رکھنا بتائی گئی تھی امام ابن عادل آیت کے ذیل میں ذکر کرتے ہیں عبادہ بن صامت، حسن اور مجاھد کہتے ہیں یہ ابتداء اسلام کا حکم تھا یہاں تک کہ اسے اذی سے نسخ کر دیا گیا، اور ثیب کے لئے رجم سے۔ اور یہ بھی کہا گیا ایذا سے امساک کو نسخ کیا گیا لیکن تلاوت باقی رکھی گئی۔

واللاتي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنكُمْ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي البيوت حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا [42] قل عبادة بن الصامت والحسن ومجاهد: كان هذا في ابتداء الإسلام حتى نسخ بالأذى الذي بعده، ثم نسخ ذلك بالرجم في الثيب.و قيل بل كان للايذاء ثم نسخ بالامساک،و لكن التلاوة آخرت۔[43]

مبتدعین کے عقائد کا ذکر:

اگر کوئی آیت علم الکلام سے متعلق ہو یا اس سے کوئی فرقہ اپنے مذہب کی تائید میں غلط تاویل پیش کرتا ہو تو اس آیت کے تحت

ان فرقوں کے عقائد کا ذکر کرتے ہیں اور ساتھ ہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بھی پیش کرتے ہیں۔

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى ٱلْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ٧ [44]

اس آیت کے تحت اللہ کے علم کی بحث یوں ذکر کرتے ہیں: ہشام بن حکم کے قول کے مطابق اللہ تعالی کے علم میں حوادث کی دخول ان کے وجود کے وقت ہی ہوتا ہے اس وجہ سے اللہ کے لئے ابتلاء و امتحان جائز ہے۔ اور اگر اللہ جزئیات کو ان کے وجود میں آنے سے قبل جانتا ہو تو لازم ہے ہر وہ چیز جو اس کے علم میں ہو اس کا وقوع لازم آئے گا اور ہو وہ چیز جو اس کے علم میں موجود نہ ہو اس کا عدم لازم آئے گا۔ اور اگر ایسا ہو تو بندے کو فعل پر کوئی قدرت نہ ہو گی اور نہ اس کے ترک کرنے پر، تو اس لئے یہ کہنا کہ اللہ اشیاء کو ان کے وقوع میں آنے سے قبل ہی جانتا ہے اس سے اللہ کی ربوبیت پر قدح آتی ہے۔ اور یہ باطل ہے پس ثابت ہوا کہ اللہ کے علم میں اشیاء کا علم ان کے وقوع کے وقت

---

[42] النساء:15

An-Nisa: 15

[43] اللباب، ج:6، ص:240

Al-Lubab, Vol: 6, Page: 240

[44] الکہف:07

Al-Kahf: 7

ہوتا ہے۔ اسی لئے امتحان و ابتلاء بھی جائز نہیں اور اللہ کا یہ قول اللہ تم کو آزمائے کہ کون تم میں سے نیک اعمال کرتا ہے یہ اپنے ظاہر پر ہے۔

اس کے بعد جمہور علماء کی رائے بیان کرتے ہیں:

جمہور کے نزدیک انہوں نے اس قول کو ایجاد کیا ہے، اور اللہ ازل سے ابد تک تمام جزئیات کا عالم ہے اور ابتلاء وامتحان اس پر محال ہے۔[45]

اللہ کا قول ثم استوی علی العرش یہ متشابہات میں سے ہے اور ضروری ہے کہ اس کی تاویل کی جائے۔"اس آیت کے بارے میں آگے فرماتے ہیں اس کے بارے میں علماء کے دو مذہب ہیں۔

ایک گروہ کے مطابق ہم اس کی لی تفصیل کو اللہ کے کے سپرد کرتے ہیں ہمارے مطابق ثم استواء علی العرش اللہ کی صفت ہے بلا کیف واجب ہے انسان پر کہ وہ اس پر ایمان لائے۔ امام مالک سے ایک شخص نے استواء علی العرش کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا

الاستواء مجهول، والكيف غير معقول، والإيمان به واجب، والسؤال عند بدعة، وما أظنك إلا ضالاً، اور اس شخص کو اپنی محفل سے نکال دیا۔ سفیان ثوری، اوزاعی، لیث، سفیان بن عینیہ، عبد اللہ بن مبارک اور علمائے سنت کے تمام اسلاف بھی آیات متشابہات پر ویسے ہی ایمان لاتے ہیں جیسے وہ وارد ہوئی ہیں۔ جبکہ اس کے بارے میں دوسرا مذہب یہ ہے کہ ہم اس کی تاویل کریں گے۔ جیسا کہ قفال نے کہا عرش سے مراد وہ سریر ہے جس پر بادشاہ بیٹھتا ہے پھر عرش کنایہ نفس ملک ہی ہو گیا۔[46]

اس مثال سے واضح ہے کہ امام ابن عادل آیات متشابہات میں تاویل کو ترجیح دیتے ہیں۔ تفسیر میں دیگر مقامات پر بھی یہی اسلوب نمایاں ہے، لیکن ساتھ ہی اسلاف کے اقوال بھی بیان فرما دیتے ہیں۔

آیات کا ربط بیان کرنا:

---

[45] اللباب، ج:12، ص:428

Al-Lubab, Vol: 12, Page: 428

[46] اللباب، ج:9، ص:151

Al-Lubab, Vol: 9, Page: 151

صاحب لباب اپنی تفسیر میں کچھ مقامات پر آیات کا ربط، سورۃ کے اول و آخر میں آیات کا ربط، ایک سورۃ کا دوسری سورۃ سے ربط بھی بیان کرتے ہیں۔ مثلا سورۃ ق کے آغاز میں کہا گیا اور اس کا اختتام بھی اسی طرح کیا گیا پس خبر دار کیجئے اس قرآن کے ذریعہ

ان کو جو ڈرتے ہوں۔ اسی طرح سورۃ ص کا آغاز و اختتام ہے۔

وقال في أول ق والقرآن المجيد»، وقال في آخرها فَذَكِّرۡ بِٱلۡقُرۡءَانِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ٤٥ [ق: 45] . أول السورة: (ص والقرآن ذي الذكر) [ص: (1) وفي آخرها: إن هو إلا ذكر للعالمين[47]

اسرائیلیات کا ذکر:

امام ابن عادل اپنی تفسیر میں اسرائیلی روایات کا تذکرہ نہیں کرتے بلکہ احادیث رسول صلی علیم، صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ تفسیر میں اسرائیلیات سے اجتناب کیا گیا ہے۔ تفسیر کا انداز اس طرز کا ہے کہ اسرائیلی روایات ذکر

کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ قرآن، حدیث و آثار سلف سے استشہاد کیا گیا ہے۔

مصادر اللباب في علوم الكتاب:

امام ابن عادل تقریبا 880ء کے بعد تک حیات رہے آپ سے پہلے بہت سے جید علماء کرام، مفسرین، محدثین گزر چکے تھے اور امت کے لئے قیمتی تعلیمی ورثہ چھوڑ چکے تھے، امام ابن عادل نے اپنی کتاب میں بہت سے جید علماء کی کتب سے استفادہ کیا۔ کتاب کے اہم مصادر یہ ہیں۔

معالم التنزيل الامام ابي محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوى الشافعى،مفاتح الغيب المعروف تفسير الكبير للامام محمد بن عمر الرازى،الدرر المصون في علوم الكتاب المكنون لاحمد بن يوسف السمين الجلبي،تفسير القرآن العظيم للامام ابى الفداء اسما عيل بن كثير القرشي الدمشقى الفتاوى للامام ابى زكريايحيى بن شرف النووى الشافعى،المحرر في الفقه الحنبلي للامام عبد السلام بن عبد الله مجد الدين ابن تيميه،لباب التاويل في معاني التنزيل الامام على بن محمد البغدادي الشهير بالخازن،الرسالة القشيرية للامام عبد الكريم بن هوازن القشيرى،ديوان الادب لا سحاق بن ابراهيم الفارابى،صحيح بخارى ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بخارى،صحيح مسلم

[47] اللباب، ج:4، ص:18

امام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری،سنن ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی،سنن ابن ماجه امام ابو عبد الله محمد بن یزید ابن ماجه،سنن ترمذی محمد بن عیسیٰ الترمذی،سنن دار قطنی علی بن عمر ابولحسن دار قطنی،موطا امام مالک امام مالک بن انس اصبحی،المحرر في الفقه عبد السلام بن عبد الله ابن تیمیة

اس کے علاوہ دیگر لغت و نحو کی کتب، فقہ، تفسیر سیرت، حدیث کی کتب سے بھی استفادہ کیا ہے۔

مقدمۃ التحقیق:

کتاب کے آغاز میں ایک مقدمہ تحریر کیا گیا ہے۔ جو کہ 72 صفحات پر مشتمل ہے۔ مقدمہ کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں مصنف کا تعارف، دوسرے حصے میں تفسیر و تاویل پر بحث، اور تیسرے حصے میں کتاب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ مقدمہ میں امام ابن عادل حنبلی کے حالات زندگی کا تذکرہ موجود ہے۔ امام صاحب کے دور کے حالات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

الحالة السياسية بمختلف احداثها و اضطرابا تها

الحالة الاجتماعية بشتى نواحيها

الحالة الاقتصادية

الحالة الثقافية و تعدد مظاهرها

اس کے بعد تفسیر و تاویل کے مطالب، اور تفسیر و تاویل کے فرق کو بیان کیا گیا ہے۔ مشہور مفسر صحابہ کرام اور مشہور تفسیری مراکز جو صحابہ کے دور میں قائم ہوئے ان کا تعارف موجود ہے۔ تفسیر کی اقسام، اور تفسیر بالماثور کی صحابہ میں اہمیت کا ذکر ہے۔

تفسیر کے ادوار بھی مختصر ابیان کئے گئے ہیں۔

مقدمۃ التحقیق کے تیسرے حصے میں تفسیر اللباب فی علوم الکتاب کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔[48]

کتاب کی تحقیقی خصوصیات:

---

[48] مقدمۃ التحقیق تفسیر اللباب، ج:1

کتاب میں مفصل حواشی موجود ہیں۔ جن اسلاف کا ذکر امام ابن عادل اپنی تفسیر میں کرتے ہیں یا جن کے ذکر سے کوئی قول وغیرہ نقل کرتے ہیں ان شخصیات کا تعارف حواشی میں دیا گیا ہے۔ جیسے تعوذ کی تفسیر میں امام شافعی کا اثر ذکر کرتے ہیں لہذا حاشیہ میں امام شافعی کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اور تعارف پیش کرنے میں کتب تاریخ واعلام سے مدد لی گئی ہے۔ جن میں التاريخ الكبير ، الجرح والتعديل ، حلية الأولياء ، طبقات الفقهاء للشيرازي، طبقات الحنابلة ، صفة الصفوة ، وفيات الاعيان، تذكرة الحفاظ، الكاشف، طبقات الشافعية لابن هداية، وغیرہ سے حوالہ جات دئے گئے ہیں۔

تفسیر میں درج احادیث کی تخریج بھی حاشیے میں کی گئی ہے۔ مثلا: روى عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه قال: الروح في هذه الآية جند من جنود الله ليسوا ملائكة لهم رءوس وأيد وأرجل يأكلون الطعام. ثم قرأ: (يوم يقوم الروح والملائكة صفا) حاشیہ میں تخریج یوں ذکر کی گئی ہے ذكره السيوطى فى الدرر المنشور (6/506)، عن ضحاك و عزاه الى عبد بن حميد و ابى الشيخ[49]

مفسر نے تفسیر میں جو مشکل اصطلاحات استعمال کی ہیں ان کی تفصیل بھی حاشیہ میں درج کی گئی ہے۔ مثلا سورۃ الفاتحہ کی تفصیل کے دوران امام عادل نے اجماع کا لفظ درج کیا ہے اور محققین نے حاشیہ میں اجماع کی تفصیل، لغت میں اس کے معنی، اور غزالی ورازی، آمدی، ابو بکر الباقلانی، ابن اسیر، ابن برھان، ابن السمعانی، کے اقوال ذکر کئے ہیں۔[50] اسی طرح امام صاحب نے تفسیر مین کہیں واجب، مستحب، نوافل[51]، سنۃ المتواترۃ[52]، معتزلۃ[53] جیسی دیگر اصطلاحات کا ذکر کیا ہے تو محققین نے حاشیہ میں ان سب کی تفصیل درج کی ہے۔ تحقیق و تخریج کے بعد اللباب فی علوم الکتاب کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے۔

---

[49] اللباب، ج:20، ص:117

Al-Lubab, Vol: 20, Page: 117

[50] ایضا، ج:1، ص:83

Ibid, Vol:1, Page:83

[51] اللباب، ج:1، ص:87

Al-Lubab, Vol: 1, Page: 87

[52] اللباب، ج:1، ص:92

Al-Lubab, Vol: 1, Page: 92

[53] اللباب، ج:1، ص:100

Al-Lubab, Vol: 1, Page: 100

نتائج بحث:

اللباب في علوم الكتاب تفسیر بالماثور پر مشتمل ایک ضخیم تفسیر ہے۔ تفسیر بالماثور کا بہترین انداز اس میں اختیار کیا گیا ہے۔ صاحب لباب نے اس میں بے شمار لغوی و نحوی بحثیں جمع کی ہیں جو قاری کو دیگر تفاسیر سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔ آیات کے شان نزول کا بیان بھی موجود ہے، البتہ اسرائیلی روایات کا تذکرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ فقہی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں لیکن فقہی مسائل کی تفصیل اس انداز سے درج نہیں کی گئی جس انداز سے فقہی نوعیت کی تفسیر میں درج کی جاتی ہے۔

سفارشات:

تفسیر اللباب فی علوم الکتاب اپنی نوعیت کی ایک منفرد تفسیر ہے جس میں تفسیر بالماثور، کلامی بحثیں، لغوی و نحوی مباحث، شان نزول کے بہت سے مباحث ملتے ہیں۔ ان تمام موضوعات پر علیحدہ علیحدہ تحقیقی کام کروایا جائے۔ تفسیر پر عربی زبان میں کچھ تحقیقی کام موجود ہے لیکن عربی سے نا آشنا انسان اس سے فوائد و ثمرات حاصل نہیں کر سکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تفسیر کا اردو ترجمہ کیا جائے نیز اردو میں تفسیر پر مزید تحقیقی کام کیا جائے تاکہ تفسیر میں پوشیدہ گوشے مزید نمایاں ہوں۔